

سورۃ الانفال رکوع نمبر: 8

(آیت نمبر 59 تا 64)

مشقی الفاظ معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اعْدُوا	تیار کرو	لَا يَعْجِزُونَ	وہ تھکا نہیں سکتے، ہرا نہیں سکتے، وہ عاجز نہیں کر سکتے
”جَنَحُوا“	وہ مائل ہوئے	لِلسَّلَامِ	صلح کے لیے
حَسْبُكَ اللَّهُ	تجھ کو کافی ہے اللہ	يُوفِّ	پورا دیا جائے گا
أَيَّدَ	اس نے تائید کی		

لفظی اور بامحاورہ ترجمہ

وَلَا يَخْشَوْنَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	سَبَقُوا	إِنَّهُمْ	لَا يَعْجِزُونَ (59)	وَأَعْدُوا
اور نہ ہرگز گمان کریں	وہ لوگ جو	کافر ہیں	بھاگ نکلے	بے شک وہ	نہیں عاجز کر سکتے	اور تیار رکھو

اور کافر یہ نہ خیال کریں کہ وہ بھاگ نکلے ہیں وہ (اپنی چالوں سے ہم کو) ہرگز عاجز نہیں کر سکتے۔ (59) اور جہاں تک ہو سکے

لَهُمْ	مَا اسْتَطَعْتُمْ	مِنْ قُوَّةٍ	وَمِنْ زَبَاطٍ	الْخَيْلِ	تَرْهَبُونَ	بِهِ عَدُوُّ
ان کے لیے	جو کچھ کر سکو تم	قوت سے	اور پلے ہوئے	گھوڑوں	کہ دھاک بٹھاؤ اس سے	دشمنوں کو

(فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لیے مستعد رہو کہ اس سے خدا کے دشمنوں

اللَّهُ	وَعَدُواكُمْ	وَأَخْرَيْنَ	مِنْ دُونِهِمْ	لَا تَعْلَمُونَهُمْ	اللَّهُ	يَعْلَمُهُمْ
اللہ کے	اور دشمنوں کو اپنے	اور دوسروں کو	ان کے سوائے	نہیں جانتے تم انھیں	اللہ	جانتا ہے ان کو

اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے، اور خدا جانتا ہے بہت بڑی رہے گی۔

وَمَا	تَنْفِقُوا	مِنْ شَيْءٍ	فِي سَبِيلِ	اللَّهُ	يُوفِّ	إِلَيْكُمْ
اور جو	تم خرچ کرو گے	کچھ ایسی چیز سے	راہ میں	اللہ کے	پورا پورا دیا جائے	تمہیں

اور تم جو کچھ راہ خدا میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا

وَأَنْتُمْ	لَا تُظْلَمُونَ (60)	وَإِنْ	جَنَحُوا	لِلسَّلَامِ	فَأَجْنَحْ	لَهَا
اور تمہارا	نقصان نہیں کیا جائے گا	اور اگر	وہ مائل ہوں	صلح کی طرف	پس تم بھی مائل ہو جاؤ	اس کی طرف

اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔ (60) اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ

وَقَوْلُكُمْ	عَلَى	اللَّهُ	إِنَّهُ	هُوَ	السَّمِيعُ	الْعَلِيمُ (61)
اور بھروسہ رکھو	پر	اللہ	یقیناً	وہی ہے	سننے والا	اور جاننے والا

اور خدا پر بھروسہ رکھو، کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ سنا (اور) جانتا ہے، (61)

وَإِنْ	يُرِيدُوا	أَنْ يَخْذَعُوكَ	فَإِنَّ	حَسْبُكَ	اللَّهُ	هُوَ
اور اگر	وہ چاہیں	کہ فریب دیں تجھے	پس بے شک	کافی ہے تمہیں	اللہ	وہ

اور اگر یہ چاہیں کہ تم کو فریب دیں تو خدا تمہیں کفایت کرے گا۔ وہی تو ہے

الَّذِي	اَيَّدَكَ	يَنْصُرُهُ	وَبِالْمُؤْمِنِينَ (62)	وَالْف	بَيْنَ	فَلَوْ بِهِمْ
جس نے	قوة دی تم کو	ساتھ مدد اپنی کی	اور مسلمانوں سے	اور الفت پیدا کی	درمیان	ان کے دلوں کے

جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں (کی جمعیت) سے تقویت بخشی (62) اور اُن کے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی۔

لَوْ	اَنْفَقْتُ	مَا	فِي	الْاَرْضِ	جَمِيعًا	مَا
اگر	خرچ کرتے تم	جو	میں	زمین	سب کچھ	نہ

اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی اُن کے دلوں میں

اَلْفَت	بَيْنَ	فَلَوْ بِهِمْ	وَلَكِنْ	اللَّهُ	اَلْف	بَيْنَهُمْ
افت پیدا کر سکتے تم	درمیان	دلوں ان کے	اور لیکن	اللہ نے	افت ڈالی	درمیان ان کے

اُلفت پیدا نہ کر سکتے۔ مگر خدا ہی نے اُن میں اُلفت ڈال دی

اِنَّهُ	عَزِيزٌ	حَكِيمٌ (63)	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ	حَسْبُكَ	اللَّهُ	وَمِنْ
بے شک وہ	غالب	حکمت والا ہے	اے نبی ﷺ	کافی ہے تمہیں	اللہ	اور جو

بے شک وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ ((63) اے نبی ﷺ! خدا تم کو اور مومنوں کو جو تمہارے

اَتَّبِعْكَ	مِنْ	اَلْمُؤْمِنِينَ (64)
آپ ﷺ کے پیرو ہیں	سے	مومنوں

پیرو ہیں کافی ہے۔ ((64)

آیات کے مفہیم

آیت نمبر 59

وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ O

ترجمہ: اور کافر یہ نہ خیال کریں کہ وہ بھاگ نکلے ہیں۔ وہ (اپنی چالوں سے ہم کو) ہرگز عاجز نہیں کر سکتے۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں کفار کو تنبیہ کی جا رہی ہے کہ وہ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ ان کا جھوٹ، دغا، مکر و فریب، عیاری و مکاری اور ان کی سازشیں اسلام کا راستہ روکنے میں کبھی کامیاب نہ ہو سکیں گی۔ وہ یہود اور منافقین جو ہر وقت مسلمانوں کو زیر کرنے کی تدبیر سوچتے اور ایک دوسرے کے ہمارا بنے رہتے تھے۔ اب ان سے کہا جا رہا ہے کہ کافر لوگ اپنے کو یہ خیال نہ کریں کہ وہ بچ گئے یقیناً وہ لوگ (خدا تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ڈھیل دے بھی دی تو آخرت میں پکڑ ضرور ہوگی۔

آیت نمبر 60

وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُزْهِقُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُونَهُمُ ۚ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ

ترجمہ: اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لئے مستعد رہو کہ اس سے خدا کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور خدا جانتا ہے بیت بیٹھی رہے گی۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو جنگی ساز و سامان جمع کرنے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ مکہ میں مسلمان کمزور تھے اور کفار ان پر ہر قسم کے ظلم و ستم ڈھاتے رہتے تھے اور وہ برداشت کرتے تھے۔ جب یہ ظلم برداشت سے باہر ہوئے تو مسلمان مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ مدینہ میں مسلمانوں کو اپنی طاقت بڑھانے کا بھرپور موقع مل گیا۔ اور ساتھ ہی مسلمانوں کو عام حالات میں بھی دشمن کے مقابلہ کے لیے تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا۔ اس لئے مسلمانوں کو حالات کے مطابق ہر قسم کے جنگی سامان کو اپنے پاس تیار رکھنا چاہئے۔ مسلمانوں کی تیاری کو دیکھ کر دشمن چونکا رہے گا اور حملہ کرنے سے پہلے سو بار سوچے گا۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ مسلمانوں کے ظاہری اور چھپے دشمن ہیں وہ بھی اُن سے خوفزدہ رہیں گے۔

وَمَا تَنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفِّ إِلَيْكُمْ وَاللَّهُ لَا تَظْلِمُونَ

ترجمہ: اور تم جو کچھ راہ خدا میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائیگا۔ اور تمہارا ذرا نقصان نہ کیا جائیگا۔

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں اہل ایمان کو جہاد کے لئے مال و دولت کو خرچ کرنے کی حوصلہ افزائی اور ترغیب دی گئی ہے۔ اس لئے یہ فرمایا گیا کہ جو بھی کچھ تم لوگ اللہ کی راہ میں اور اس کی رضا کے لیے خرچ کرو گے وہ کبھی ضائع نہیں جائے گا۔ بلکہ وہ پورے کا پورا  ہے گا اور اس کا تم لوگوں کو پورا پورا صلہ و بدلہ دیا جائے گا اس میں ذرہ برابر کوئی کمی نہیں کی جائیگی۔ اہل ایمان کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نا صرف عمل کا بدلہ دیتا ہے بلکہ اپنے فضل سے بڑھا کر بھی جزاء دیتا ہے۔ اس لئے مال و دولت خرچ کرتے وقت اس کی کمی کو نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ اس کے اچھے بدلے کو دیکھنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آخرت میں دیگا۔

آیت نمبر 61

وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

ترجمہ: اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور خدا پر بھروسہ رکھو۔ کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ سُناتا (اور) جانتا ہے۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ہدایت دی جا رہی ہے کہ عدل و انصاف کے تقاضوں کے مطابق اگر کفار جنگ کے بجائے صلح کا ارادہ ظاہر کریں تو مسلمانوں کو بھی صلح کی طرف مائل ہونا چاہئے۔ یعنی حالات اگر جنگ کے بجائے صلح کے ہوں اور دشمن بھی صلح کا ارادہ ظاہر کرے تو صلح کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ جہاد سے خونریزی نہیں بلکہ اللہ کے کلمہ کو بلند کرنا اور کفر کے فتنہ کو ختم کرنا ہے۔ اگر بغیر خونریزی مقصد حاصل ہو سکے تو خواہ مخواہ خون بہانے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر صلح سے دشمن کا مقصد دھوکا اور فریب ہو تب بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں اللہ پر بھروسہ رکھیں، یقیناً اللہ دشمن کے فریب سے بچھڑے گا  اور وہ آپ کو کافی ہے۔

آیت نمبر 62

وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي آتَاكَ مِنْ نَفْسِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ: اور اگر یہ چاہیں تم کو فریب دیں تو خدا تمہیں کفایت کرے گا۔ وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں (کی جمعیت) سے تقویت بخشی۔

مفہوم:

اس آیت سے قبل یہ تعلیم دی گئی کہ اگر دشمن جب گفتگوئے مصالحت کی خواہش ظاہر کرے، بے تکلف اس کے لیے تیار ہو جاؤ اور صلح کے لیے ہاتھ بڑھانے سے انکار نہ کرو۔ اور اگر وہ دھوکہ کی نیت رکھتا ہو تو تمہیں خدا کے بھروسے پر بہادر ہونا چاہیے۔ صلح کے لیے بڑھنے والے ہاتھ کے جواب میں ہاتھ بڑھاؤ تا کہ تمہاری اخلاقی برتری ثابت ہو، اور لڑائی کے لیے اٹھنے والے ہاتھ کو اپنی قوت بازو سے توڑ کر پھینک دو تا کہ کبھی کوئی قوم تمہیں کمزور سمجھنے کی جرات نہ کرے۔ آیت کے اگلے حصے میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اپنی طرف سے دی گئی سابقہ مدد کا بھی حوالہ دیا کہ جس طرح اللہ نے آپ ﷺ کی پہلے مدد کی اور مومنین کے دلوں میں حضور ﷺ کی محبت و اطاعت ڈال دی تو اب بھی اللہ ایسا ہی کرے گا۔

آیت نمبر 63

وَأَلْفَ بَيْنٍ فَلَوْ بِهِمْ طُلُوْا أَنْفَقْتُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلْفَتْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَلْفَ بَيْنِهِمْ ط إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

ترجمہ: اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے۔ مگر خدا ہی نے ان میں الفت ڈال دی۔ بیشک وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔

مفہوم:

اس آیت میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ اسلام سے قبل لوگ ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی برکت سے آپ ﷺ کی مدد یوں فرمائی کہ ان کے دلوں سے کینہ، حسد اور آپس کی دشمنی کو اخوت، بھائی چارے اور محبت میں بدل دیا۔ اللہ نے حقیقی بھائیوں سے زیادہ ایک دوسرے کی الفت ان کے دلوں میں ڈال دی۔ اور پھر سب کی الفتوں کا اجتماعی مرکز حضور ﷺ انور کی ذات مبارک کو بنادیا۔ یہ اللہ ہی کی قدرت ہے کہ دشمنوں کو دوست کر دیا اگر یہ لوگ آپس میں محبت و اتحاد پیدا کرنا چاہتے اور اس کام کے لیے زمین بھر کے خزانے بھی خرچ کر ڈالتے تو بھی الفت پیدا نہ کر سکتے۔ دلوں میں فوراً محبت ڈال دینا خدا کی قدرت کا کرشمہ ہے اور ایسی شدید ضرورت کے وقت سب کو محبت و الفت کے ایک نقطہ پر جمع کر دینا اس کے کمال حکمت کی دلیل ہے۔

آیت نمبر 64

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

ترجمہ: اے نبی ﷺ! خدا تم کو اور مومنوں کو جو تمہارے پیرو ہیں کافی ہے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ حضور ﷺ سے مخاطب ہے۔ آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرمایا جا رہا ہے، زندگی کے ہر میدان میں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو کافی ہے۔ آپ ﷺ کو کسی غیر کے سہارے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں حضور ﷺ کے ذریعے اہل ایمان کو بھی تاکید کی جا رہی ہے وہ اپنے معاملات میں صرف اللہ سے رجوع کریں اور کے سامنے سوال کرنے اور مدد مانگنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔ یہ زندگی کا اصول بنالیا جائے کہ اللہ ہی مدد کے لئے کافی ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات مشقی الفاظ معانی کے سوالات

- 1- اَعْدُو کا معنی ہے: (الف) محبت سے پیش آؤ (ب) تیار کرو (ج) صلح کے لئے (د) قافلہ
- 2- لَا يَغْزُونَ کا معنی ہے: (الف) وہ تھکا نہیں سکتے (ب) یہ تھکا نہیں سکتے (ج) ہم تھکا نہیں سکتے (د) تم تھکا نہیں سکتے
- 3- لَا يَغْزُونَ کا معنی ہے: (الف) وہ ہر نہیں سکتے (ب) یہ ہر نہیں سکتے (ج) ہم ہر نہیں سکتے (د) تم ہر نہیں سکتے
- 4- لَا يَغْزُونَ کا معنی ہے: (الف) وہ عاجز نہیں سکتے (ب) یہ عاجز نہیں سکتے (ج) ہم عاجز نہیں سکتے (د) تم عاجز نہیں سکتے
- 5- يَوْفُ کا معنی ہے: (الف) پورا کیا جائے گا (ب) پورا نہیں کیا جائے گا (ج) توازن (د) بھائی چارہ
- 6- يَوْفُ کا معنی ہے: (الف) پورا نہیں کیا جائے گا (ب) پورا پورا دیا جائے گا (ج) تعاون (د) مہربان
- 7- جَنَحُوا کا معنی ہے: (الف) وہ مائل ہوئے (ب) ہم مائل ہوئے (ج) یہ مائل ہوئے (د) تم مائل ہوئے
- 8- لِلْسَّلَمِ کا معنی ہے: (الف) کافی ہے (ب) جیت جائیں گے (ج) بندھے رہنا (د) صلح کے لیے
- 9- اَيَّدَ کا معنی ہے: (الف) کفایت کرے گا (ب) اُس نے تائید کی (ج) قیدی کیا (د) قیامت خیز
- 10- حَسْبُكَ اللہ کا معنی ہے: (الف) تجھ کو کافی ہے اللہ (ب) اُلفت ڈال دی (ج) بندھے رہنا (د) تجھ کو کافی ہے

بالمحاوہ ترجمہ کے سوالات

- 11- اور کافر یہ نہ خیال کریں کہ وہ----- لکھے ہیں۔ (الف) بھاگ (ب) بچ (ج) گھر سے (د) نقصان کر کے
- 12- وہی تو ہے جس نے تم کو----- اور مسلمانوں (کی جمعیت) سے تقویت بخشی۔ (الف) دولت سے (ب) عزت سے (ج) گھوڑوں سے (د) اپنی مدد سے
- 13- اور تم جو کچھ راہِ خدا میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم دیا جائے گا۔ (الف) بہت کم (ب) کم (ج) کئی گنا زیادہ (د) پورا پورا
- 14- اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی: (الف) ان سے جنگ کرنا (ب) اُس کی طرف مائل ہو جاؤ (ج) ہتھیار ڈال دینا (د) انہیں ناکام کر دینا

الف	10	ب	9	د	8	الف	7	ب	6	الف	5	الف	4	الف	3	الف	2	ب	1
د	20	الف	19	ب	18	ب	17	د	16	الف	15	ب	14	د	13	د	12	الف	11
															الف	22	د	21	

اس آیت میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ اسلام سے قبل لوگ ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی برکت سے آپ ﷺ کی مدیوین فرمائی کہ ان کے دلوں سے کینہ، حسد اور آپس کی دشمنی کو اخوت، بھائی چارے اور محبت میں بدل دیا۔ اللہ نے حقیقی بھائیوں سے زیادہ ایک دوسرے کی الفت ان کے دلوں میں ڈال دی۔ اور پھر سب کی الفتوں کا اجتماعی مرکز حضور ﷺ کی ذات مبارکہ کو بنادیا۔ یہ اللہ ہی کی قدرت ہے کہ دشمنوں کو دوست کر دیا اگر یہ لوگ آپس میں محبت و اتحاد پیدا کرنا چاہتے اور اس کام کے لیے زمین بھر کے خزانے بھی خرچ کر ڈالتے تو بھی الفت پیدا نہ کر سکتے۔ دلوں میں فوراً محبت ڈال دینا خدا کی قدرت کا کرشمہ ہے اور ایسی شدید ضرورت کے وقت سب کو محبت و الفت کے ایک نقطہ پر جمع کر دینا اس کے کمال حکمت کی دلیل

ہے۔

س4۔ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ کا مفہوم تحریر کریں۔

ج۔ ترجمہ: ”اے نبی! خدا تم کو اور مومنوں کو جو تمہارے پیرو ہیں کافی ہے۔“

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ حضور ﷺ سے مخاطب ہے۔ آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرمایا جا رہا ہے، زندگی کے ہر میدان میں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو کافی ہے۔ آپ ﷺ کو کسی غیر کے سہارے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں حضور ﷺ کے ذریعے اہل ایمان کو بھی تاکید کی جا رہی ہے وہ اپنے معاملات میں صرف اللہ سے رجوع کریں کسی اور کے سامنے سوال کرنے اور مدد مانگنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔ یہ زندگی کا اصول بنالیا جائے کہ اللہ ہی مدد کے لئے کافی ہے۔

اضافی سوالات

س5۔ ”يُوفَّ“ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ”يُوفَّ“ سے مراد

ترجمہ: ”پورا دیا جائے گا“

یہ لفظ اس آیت سے لیا گیا ہے جس کا ترجمہ ہے ”اور تم جو کچھ راہ خدا میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا“ اس سے مراد یہ ہوا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اللہ کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرے گا اُس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

س6۔ ”وَمِنْ ذٰلِكَ الْخَيْلُ“ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ”وَمِنْ ذٰلِكَ الْخَيْلُ“ سے مراد

ترجمہ: ”گھوڑوں کے تیار رکھنے سے“

پہلے زمانے میں جہاد کے لیے اچھے اور صحت مند گھوڑے استعمال میں لائے جاتے تھے۔ اس لیے انھیں جنگ کے لیے تیار رکھنے کا حکم آیا ہے تاکہ اول دشمن پر تمھارا عرب و بدبہ برقرار رہے۔ دوئم کسی بھی ناگہانی صورت میں دشمن کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ گھوڑوں سے مراد ایسی سواری جس پر بیٹھ کر جنگ کی جاسکے۔ آج گھوڑوں کی بجائے گاڑیاں، ٹینک، ہوائی جہاز وغیرہ ہیں ان سب کو تیار رکھنا چاہیے۔

س7۔ سورۃ الانفال میں مسلمانوں کو دشمنوں پر عرب جمانے کے لیے کیا حکم دیا گیا ہے؟

ج۔ دشمنوں پر عرب جمانے کے لیے حکم

سورۃ الانفال میں مسلمانوں کو دشمنوں پر عرب جمانے کے لیے درج ذیل حکم دیا گیا ہے:

”اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لئے مستعد ہو کہ اس سے خدا کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور خدا جانتا ہے بیت بیٹھی رہے گی“

س8۔ وَاعْزَظُوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ وَاعْزَظُوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ سے مراد

ترجمہ: ”اور جہاں تک ہو سکے ان کے لئے مستعد رہو“

آیت کے اس حصے میں مسلمانوں سے کہا گیا ہے کہ دشمنانِ اسلام سے مقابلے کی تیاری مکمل رکھو جتنی تم میں طاقت ہے اس میں پوری قوت صرف کرو۔

طاقتور دشمن سے بھی دب کر رہنے کی اجازت نہیں، تم حسب استطاعت تیاری مکمل کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورت مدد کرے گا۔

س9۔ دشمن سے مقابلے کے لئے ہمہ وقت تیار رہنے کا کیا حکم دیا گیا ہے؟

ج۔ دشمن سے مقابلے کے لئے تیاری

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لئے مستعد رہو کہ اس سے خدا کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور خدا جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی۔

س10۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو کتنا بدلہ ملے گا؟

ج۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا بدلہ

جو لوگ اللہ کی راہ میں مال و دولت خرچ کرتے ہیں اُن اللہ پاک پورا پورا بدلہ دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور تم جو کچھ راہ خدا میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا (بدلہ) دیا جائے گا۔“

س11۔ صلح کی طرف مائل کفار کو کیا جواب دینا چاہئے؟

ج۔ کفار کو جواب

جو لوگ صلح کی خواہش کریں تو مسلمانوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی برابر جواب دیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ۔“

س12۔ دلوں میں اُلفت و محبت کون پیدا کرتا ہے؟

ج۔ دلوں میں محبت ڈالنے والی ذات

اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو لوگوں کے دلوں میں محبت ڈالتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اور ان کے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی۔ اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں اُلفت پیدا نہ کر سکتے۔ مگر خدا ہی نے ان میں اُلفت ڈال دی۔

س13۔ وَلَا يَخْشَيْنَ فَمَا اسْتَطَعْتُمْ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

وَلَا يَخْشَيْنَ: اور یہ خیال نہ کریں فَمَا اسْتَطَعْتُمْ: جہاں تک تم سے ہو سکے

(لاہور پورڈ: 2016)

س14۔ عَزِيزٌ ”حَکِيمٌ، غَفُورٌ“ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

عَزِيزٌ حَکِيمٌ: غالب حکمت والا غَفُورٌ: بخشنے والا مہربان